پندرہ روزہ

مکتوب حیدرآباد

مراسلت اور ترسیل زر کے پتے:
مکتوب پندرہ روزہ
مدینہ منشن نامپلی گوڑہ حیدرآباد
۵۰۰۰۲۹ (اے پی) انڈیا
Phone: 45230.

جلد(۱) شمارہ(۸۲) یکم اگست ۱۹۸۷ء م ۵ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ قیمت ۱.۷ پیسے سالانہ ۳۰ روپے امریکی ۵ ڈالر انگلینڈ ۱۰ پونڈ، مشرق وسطی ۲۵ ریال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب محترم

السّلام علیکم

مکتوب ۱۲۷

دکن کے مایہ ناز قائد نواب بہادر یار جنگ مرحوم پر ایک کتاب چھپی ہے جس کا نام " سوانح بہادر یار جنگ " ہے جس کو نذیر الدین احمد صاحب نے لکھا ہے یہ کتاب " حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد کے پتے پر مل سکتی ہے اس کتاب میں ایک چھوٹا باب اقبال اور بہادر یار جنگ پر بہ عنوان " فکرِ اقبال کا مثالی پیکر " ہے جس کو ہم یہاں درج کرتے ہیں تاکہ اقبالیات سے شغف رکھنے والے اور بہادر یار جنگ کے عقیدت مند استفادہ کر سکیں ۔

" بیسویں صدی کے وسط میں جو اکابر و مشاہیر حضرت اقبال کے افکار سے متاثر ہوئے ان میں حیدرآباد کے گہوارہ علم و ادب کے پرورش یافتہ ، منتخب علمائے باعمل کے تلمیذِ ارشد قائدِ ملت نواب بہادر یار جنگ بھی تھے جو اقبالیات سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ اقبال کی ذات سے سرشتی کو اپنی ذات میں جذب کیا اور ان بلند پایہ نظریات کے جو اسلامی آئیڈیالوجی سے عبارت ہے اپنے پیکر میں متشکل کر دیا۔ مبدأ فیاض نے قائدِ ملت کو شعری ذوق بڑی فیاضی سے عطا کیا تھا۔ اقبال کے کلام سے آپ کے شغف کا حال یہ تھا کہ ایک ایک شعر کئی روز تک طاری رہتا ۔ ہر شعر کو متعدد دفعہ دہراتے گنگناتے اور ترنم سے بہ آواز بلند پڑھا کرتے اس کی گہرائی میں اتر جاتے ۔ یہ شغف اتنا بڑھا کہ بیت الامت میں عرصہ دراز تک درسِ اقبال کا سلسلہ جاری رہا۔

نواب صاحب بہ نفس نفیس درس میں شرکت فرماتے ۔ ان صحبتوں میں بالِ جبریل " جاوید نامہ " اور اسرار و رموز " کو سبقاً سبقاً پڑھا گیا ۔ ایک ایک شعر کی خود قائدِ ملت بسط و تفصیل کے ساتھ شرح کرتے اور قرآن کریم کی آیات سے اس کی مطابقت فرمایا کرتے ۔ اہلِ علم ، صاحبانِ ذوق اور جامعہ کے طلباء اس درس سے مستفید ہوتے رہے۔

اقبالیات سے قائدِ ملت کا تعلق محض قال کی حد تک محدود نہ تھا بلکہ اس نے حال کی صورت اختیار کر لی تھی ۔ حضرت اقبال کی وفات کے بعد ان کی یاد میں پہلا یوم ولی عہد دکن شہزادہ اعظم جاہ کی صدارت میں بمقام ٹاؤن ہال باغ عامہ حیدرآباد منایا گیا ۔ جامعہ کے اساتذہ دولتِ آصفیہ کے ممتاز عہدہ دار اہلِ ذوق ، طلبہ اور عوام سے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ قائدِ ملت اس جلسہ کے خصوصی خطیب تھے ۔ آپ نے نصف گھنٹہ کی فی البدیہہ تقریر ابتدا تا انتہا اقبال ہی کی اصطلاحات اقبال ہی کے

اشعار، اقبالؔ ہی کے اقوال اور اقبال ہی کی تلمیحات میں نہایت ہی مربوط انداز میں کی گئی جو ان کے قوت حافظہ، خوش ذوقی اور اقبالیات سے گہری وابستگی کا ثبوت تھی۔ سامعین اس اعجاز بیانی پہ انگشت بدنداں رہ گئے۔

شعرائے ہند میں سے بعض مثلاً غالبؔ، میرؔ، مومنؔ کے کلام کے قائد ملت مداح ضرور تھے لیکن علامہ اقبالؔ کے تخلیقات کو انہوں نے اپنے نصب العین سے ہم آہنگ پایا۔ کیوں کہ ان کے کلام میں قرآن کی ترجمانی، عشق رسولؐ کا والہانہ اظہار اسلامی تصورات کی عکاسی، مسلمانوں کے لئے بیداری کا پیام اور ملتِ اسلامیہ کے عروج و زوال کا واضح نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اقبالؔ کی یہ فکر نواب بہادر یار جنگ کے قلب اور قالب میں متشکل ہوگئی۔ جب انہوں نے حیدرآباد میں بیداری کا نعرہ لگایا تو وہ ملت جو خوابِ غفلت میں مدہوش تھی، دفعتہً بیدار ہوئی۔ قائد ملت اقبالؔ کے اس شعر کے مصداق بن گئے ؎

گماں آباد ہستی میں یقیں مرد مسلماں کا ٭ بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیل رہبانی

وہ وراثتاً جاگیردار تھے۔ نظم جمعیت کی جمعداری کے منصب پر فائز [illegible] کے تعلق سے ڈیوڑھی [illegible] عماری، میانہ اور علم کا اعزاز بھی انہیں حاصل تھا۔ ممکن تھا کہ حق گوئی میں یہی اعزاز و مناصب گلوگیر ثابت ہوتے موقع آیا تو یہ سب سلطان وقت کی خدمت میں مسترد کرتے ہوئے لکھا کہ وہ غیر اللہ کی بندگی اور مادی وسائل کے سارے متعلقات سے قطع تعلق کر کے رزاق مطلق اور مالکِ حقیقی کی بندگی پہ انحصار کر لیا ہے۔ وہ دن ان کی حقیقی مسرت کا دن تھا۔ جب کہ قائد ملت کے نطق کو صوت سرمدی عطا ہوا۔ چنانچہ صدائے حق بلند کرنے میں نہ تو رعب سلطانی نے مرعوب کیا اور نہ کسی امیر یا حاکم کے اثر نے ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا کی۔ بالآخر اعلائے کلمۃ الحق کے مجاہدہ میں جانِ عزیز کی متاع کو لٹا کر اقبالؔ کے حقیقت پسندانہ تصور کو عملی جامعہ پہنایا گیا ؎

یا وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل ٭ یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدا مست ٭ یہ مذہب ملا و نباتات و جمادات

مختصر یہ کہ ان کی زندگی "صبغۃ اللہ" میں رنگی ہوئی تھی۔ منہاج نبوت ان کی سیاست اور معاشرت کا [illegible] تھا اقبالؔ کے اشعار کو قائد ملت آیاتِ قرآنی کی تفسیر تصور فرماتے تھے۔ ان کے کلام کا اسی بصیرت کے ساتھ مطالعہ کیا ان کے اکثر اشعار نے شمع کی صورت ان کی قیادت کی گزرگاہوں کو منور کیا۔ اور اس سے انہوں نے کماحقہ، روشنی حاصل کی"

اسی کتاب میں لائق مصنف نے ایک عنوان بہادر یار جنگ اور فن سپہ گری بھی باندھا ہے، چلتے چلتے اس کو بھی دیکھ لیجئے۔

قابل مصنف کہتے ہیں کہ

"فن سپہ گری سے نواب صاحب کو بڑا تعلق خاطر تھا۔ ان کا خاندانی اسلحہ خانہ ان کی چار پشتوں کے ذوقِ فن سپہ گری کا آئنہ دار تھا۔ طرح طرح کی جوہر دار تلواریں اور دیگر اسلحہ کے ساتھ ساتھ بندوقیں اور دیگر اسلحہ نوادرات کے نمونے تھے یہ مجموعہ انہیں ورثے میں ملا۔ قدیم و جدید سپاہ گری کی نواب صاحب نے باضابطہ تعلیم حاصل فرمائی تھی۔ فن کشتی، بنوٹ، نشانہ بازی، پنجہ کشی شمشیر زنی، پیراکی میں مہارت حاصل کی۔ اپنے وقت کے مشہور پہلوان لطف علی سے بھی متعلقہ فنون حاصل کئے۔ ان کے آزردہ یعنی حبیب خاں صاحب سے بنوٹ اور نشانہ بازی کی تعلیم حاصل کی۔ اور ان فنون میں بھی وہ اپنا جواب آپ تھے۔

نواب صاحب بچپن میں بے ڈول جسم کے مالک تھے، خود فرماتے ہیں۔

کھیل کود سے مجھے زیادہ دلچسپی نہ تھی یا سچی بات یہ ہے کہ کھیل کود کے قابل ہی نہیں بنایا گیا تھا قد کی بلندی نے اب اعضاء میں تھوڑا سا تناسب پیدا کر دیا ہے ورنہ اپنی عنفوانِ شباب کی تصویر دیکھتا ہوں تو موجودہ متحارب اقوام کے بنائے ہوئے کسی آتش فروز بم کی تشبیہ زیادہ صحیح

معلوم ہوتی ہے۔ چار قدم چلتا تو ہانپنے لگتا تھا۔ کھیلنے کی بجائے خود دوسروں کے لئے تماشا بن جاتا تھا۔

۱۰۔ ۱۱۔ سال کی عمر سے نواب صاحب نے ورزش کی ابتدا فرمائی اور روز بروز یہ ذوق پروان چڑھتا گیا۔ ان کے جسم کو سڈول بنانے میں ورزش کا بڑا حصہ ہے اور بلند قامتی نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔

الحدیث

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس مال میں سے زکوٰۃ نہ نکالی جائے اور وہ اسی میں ملی جلی رہے تو وہ مال کو تباہ کرکے چھوڑتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

اسی ضمن میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بہادر یار جنگ کو میر عثمان علی خاں شاہ دکن نے جو خطاب عطا فرمائے تھے اس کا ذکر آجائے۔ اسی کتاب میں لائق مصنف جناب نذیر الدین احمد نے کا کہنا ہے کہ

"ہر سال دکرڈی پلے گراونڈ پر عظیم الشان جلسہ میلاد النبی صلعم بڑے اہتمام سے منعقد کیا جاتا تھا جس میں بیرون دکن کے علماء بھی مدعو کئے جاتے تھے۔ یہ ماہ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ م نومبر ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے کہ جو جلسہ میلاد حسب روایات قدیم منعقد ہوا اس جلسہ کو محمد بہادر خاں جاگیر دار بھی مخاطب کرنے والے تھے جلسہ کا آغاز ہو چکا تھا۔

جس وقت محمد بہادر خاں جاگیر دار تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اس وقت تک شاہ دکن اس محفل میلاد میں تشریف فرما نہیں تھے۔ تقریر کے نصف تک ہلچل مچ گئی سیٹیاں بجنے لگیں، دیکھتے ہی دیکھتے حضور نظام محفل میلاد میں تشریف فرما ہو گئے۔ ۲۵ سالہ محمد بہادر خاں کی تقریر جاری تھی۔ نظام نے صورت دیکھی جان لیا۔ فرزند نصیب یار جنگ ہے۔ ایک لمحہ نہیں گذرا۔ سارے مجمع پر طاری کیفیت نظام پر بھی طاری ہو گئی۔ کہ ایک عاشق رسولؐ اپنے آقا کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کر رہا ہے۔ بصیرت افروز اور ایمان آفریں تقریر کا ہر جملہ قلب کو جگہ سے ٹکرا دینے پر مائل کر رہا تھا

اسی دوران بادشاہ وقت کو مخاطب کرتے ہوئے محمد عربیؐ کے اس غلام نے کہا۔

اے محمد عربیؐ کے تخت نشین و تاج پوش غلام، آ، میں تجھے بتاؤں کہ اس شہنشاہِ کونین کی نظر میں اندازِ ملوکیت کیا تھے۔ اعجاز خطابت نے سحر باندھا۔ بادشاہِ وقت کی پلکوں کے کنارے آنسو تھے۔ وہ بار بار زانوں پر ہاتھ مارتے اور جملوں کو دہراتے کی فرمائش کرتے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ سارا مجمع کسی جلسۂ میلاد میں نہیں بلکہ حضور صلعم کے روضۂ اقدس کے سامنے کھڑا ہے۔ قلب کی حضوری نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار کر دیا۔ بہادر خاں کی تقریر ختم ہوئی مگر نظام پر ایک کیفیت طاری تھی۔ گویا قلب نظام حضور انور صلعم کے حضور میں تھا۔ شاید نظام کی زندگی میں یہ پہلا لمحہ تھا جب انہیں قلب کی حضوری کے ساتھ دربارِ رسالتؐ کی حاضری نصیب ہوئی۔ نواب صاحب کی طرف دیکھا۔ وہ منظر سامنے آیا جب ابھی ابھی۔ ؏ بلبل چہک رہا تھا ریاض رسول میں۔

اس تاثر کا نتیجہ عطائے خطاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ موروثی خطاب سے الگ "بہادر یار جنگ" کے خطاب سے نوازے گئے نواب صاحب کے نام ایک عنایت نامہ سرفراز ہوا جس کا مضمون تھا "ذات شاہانہ اس مذہبی وعظ سے محظوظ ہوئی اور تقریب سالگرہ مبارک تم کو خطاب

یہ اللہ کی مصلحت تھی کہ لاہوری اقبال کے کلام کا حامل سرزمین دکن سے اٹھا۔ [illegible]

[illegible]

Regd. No. H/HD 654 ISSUE No. 82 DATE: 1-8-87

IF UNDELIVERED PLEASE RETURN TO

MAKTOOB
FORTNIGHTLY
MADINA MANSION NARAYANGUDA,
HYDERABAD-500 029
(INDIA)

REGISTERED NEWS PAPER

To.

وہ افسوس کے ساتھ کہا کرتے تھے کہ دوسرا دانائے راز آئے گا یا نہیں۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا کہ وہ دانائے راز ان کی سرزمین لاہور سے بہت دور دکن سے اٹھے گا۔ اسی بہادر یار جنگ کی خوش نوائی سے متاثر ہو کر شاہِ دکن نے خطاب سے نوازا۔

لیکن یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اس مطی خوشنوا کے ہاں ہتھیاروں کا ذخیرہ تھا اور وہ خود سپاہیانہ فنون سے آگہی رکھتا تھا لیکن ہم لوگ جو سپاہیانہ فنون سے واقف نہیں ہیں۔۔۔۔۔ جہاد کی بھی طرح طرح کی توجیہات کرتے ہیں کہ ہمارے آرام میں خلل نہ آئے۔ ایک شاعر نے کہا کہ ؎

چند تصویر بتاں چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا

کاش ہمارے گھروں سے اسلحے نکلیں حسینوں کے خطوط نہیں - کاش ہم مجاہد بنیں۔ آرام طلب مولوی نہیں

مخلص:
سید خلیل اللہ حسینی

مکتوب پڑھنے والوں سے گذارش

مکتوب کے ہر قاری کے لئے ایک حوالہ نمبر ہوتا ہے جو پتہ پر ان کے نام سے پہلے درج کیا جاتا ہے۔ خط و کتابت یا منی آرڈر کی روانگی کے وقت یہ نمبر ضرور درج فرمائیں۔

(منیجر)

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر: کریم رضا ○ طباعت: اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار ○ مقام اشاعت: مدینہ منشن نارائن گوڑہ حیدرآباد ۲۹

۱۵/اگست ۱۹۸۷ء

مکتوب (۱۲۸)

خبروں کی دنیا

○ ریاستِ گجرات میں ابھی مسلمانوں کی خون ریزی ختم نہ ہوئی تھی کہ میرٹھ (یو، پی) میں فساد برپا ہو جہاں رسوائے زمانہ پی اے سی نے بڑا خوفناک رول انجام دیا۔ اس یو، پی کی مسلح پولیس ملیانہ نامی گاؤں کے سینکڑوں مسلم باشندوں کو ٹرکس میں بٹھا کر گنگا لے گئی، وہاں ان سب کو گولی ماردی اور لاشیں پانی میں بہادیں۔ اسی طرح ہاشم پورہ میں بھی کیا۔

○ اصغر علی انجنیئر نے لکھا ہے کہ سینکڑوں مسلمان پی اے سی کی گولیوں کی نذر ہو گئے۔ لیکن افسوس ہے کہ دنیائے اسلام میں بالکل خاموشی رہی۔ اور سوائے ایران کے کسی نے بھی کھلے طور پر احتجاج نہیں کیا۔

○ ملیانہ اور ہاشم پورہ کے واقعات مائی لائی کے افسانوں کی یاد دلاتے ہیں۔ جہاں امریکی فوجوں نے سینکڑوں ویٹنامی باشندوں کا قتلِ عام کیا تھا۔ پی۔ اے سی کی اس کارروائی کے پیچھے یقیناً چیف منسٹر کا ہاتھ ہے بغیر اس کے مشکل ہے کہ پی اے سی اپنے طور پر یہ کام کرے۔ چنانچہ سید خلیل اللہ حسینی صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت نے کئی تار راجیو گاندھی کے نام بھیجے کہ وہ یو پی کی ویر بہادر سنگھ وزارت کو برطرف کر دیں اور ملیانہ اور ہاشم پورہ کے قتلِ عام کا جائزہ لیں۔

بظاہر راجیو گاندھی کے کان پر جوں نہیں رینگی، اس تعلق سے جمعیۃ العلماء کے صدر مولانا اسعد مدنی نے بھی ویر بہادر سنگھ وزارت پر الزام لگایا۔ تقریباً تمام جماعتوں کے وفود جنھوں نے میرٹھ کا دورہ کیا۔ انہوں نے بھی اس قسم کا الزام لگایا۔

○ وزیرِ اعظم راجیو گاندھی سے کہا کہ وہ ویر بہادر سنگھ وزارت کے خلاف اقدام کریں۔ مگر ابھی تک راجیو گاندھی نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ جولائی کے آخری ہفتہ میں اسرائیل کی ٹیم ہندوستان آئی تھی تاکہ ڈیوس کپ کے مقابلے میں حصہ لے۔ اسرائیلی ٹیم ہار گئی لیکن اسرائیل کو اخلاقی فتح ہوئی۔ ہندوستان کی نام نہاد قومی صحافت بہت خوش ہے کہ ہندوستان نے عرب اور اسلامی ممالک کو نظر انداز کر کے اسرائیل سے دوستی بڑھانے کی ٹھانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ نے چین سے اپنے ٹیبل ٹینس پلیئرس بھیج کر دوستی کی تھی جس سے عرب اور مسلم سفراء بہت ناراض ہیں۔ لیکن ان کی ناراضگی کی پرواہ کسی کو نہیں ہے۔ ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ اسرائیل سے مصالحت مفید رہے گی۔

○ جناب سید خلیل اللہ حسینی نے راجیو گاندھی کو تار روانہ کیا اور مطالبہ کیا کہ مسلم ممالک کو نظر انداز نہ کریں اور اسرائیل سے دوستی نہ بڑھائیں۔ مگر بظاہر راجیو گاندھی نے اس کا کوئی اثر قبول نہیں کیا۔

○ مولانا سلیمان سکندر، کارگذار صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت ریاست راجستھان کے (۱۲) دن کے دورہ سے واپس ہوئے ان کا کہنا ہے کہ راجستھان میں ایک نیا عنصر داخل ہوا ہے۔ اور وہ قادیانی لوگ ہیں، جو قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ جناب رحیم قریشی صاحب معتمد عمومی تعمیر ملت دہلی روانہ ہوئے۔ یوسف رحمت اللہ صاحب نائب معتمد عمومی دوسری ریلیف ورک ٹیم کے ساتھ میرٹھ جانے کے لئے کوئی آٹھ روز سے دہلی ہی میں رہے۔ لیکن میرٹھ کے بگڑتے ہوئے حالات کی بنا پر ان سے واپس آنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے اب وہ اس ٹیم کے ساتھ عید الاضحیٰ کے فوری بعد روانہ ہوں گے۔

○ راجستھان کے ایک خبرنامہ میں بتایا گیا ہے کہ کارگذار صدر تعمیر ملت مولوی سلیمان سکندر صاحب نے گزشتہ ماہ ریاست میں ان علاقوں کا دورہ کیا جہاں کوئی پانچ سال سے تعمیر ملت کے تعلیمی اور تبلیغی مراکز کام کر رہے ہیں تنظیم کی کوششوں کے نتیجہ میں یہاں بیسوں

مقامات پر فتنہ ارتداد کے تدارک میں جو اقدامات ہوئے ہیں۔ اس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں گزشتہ سال مولوی سلیمان سکندر نے جن مساجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا اِس دورے میں انہوں نے اِن مساجد میں نمازوں کا افتتاح کیا' کوئی (۲۰) مساجد ان علاقوں میں گزشتہ ایام تیار ہوئی ہیں۔ ان کے لئے تعمیر ملت کی جانب سے بھی مالی تعاون کیا گیا ہے۔ گزشتہ ماہ رمضان المبارک کے دوران تعمیر ملت کی درسگاہوں میں قرآن شریف کی تلاوت سیکھے ہوئے نوجوانوں نے اپنی ان بستیوں میں جہاں ہنوز مساجد تعمیر نہیں ہوئی ہیں گھروں میں تراویح کی نمازوں کا اہتمام کیا۔ بتایا گیا ہے کہ راجستھان کے ضلع باڑمیر میں بھی تعمیر ملت کے مدرسہ قائم کئے گئے ہیں۔ اور یہاں کے دیہاتوں میں ان غریب مسلمانوں کی اخوت اسلامی کے جذبہ کے تحت مدد کی جارہی ہے' جو اپنے اس علاقہ میں مذہب و زبان کی بناء پر آسام جیسی صورت حال کا شکار ہوسکتے ہیں ان کی شہریت کا مسئلہ پیدا کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ سندھی بولتے ہیں) اور مسلمان ہیں مگر ہندوستان ان کا وطن ہے۔

جناب سید خلیل اللہ حسینی صاحب

صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت

کی تصانیف

- ہندوستانی مسلمان — ۲۰ روپے
- اسلام کا روشن مستقبل — ۲۰ روپے
- جہاد کا اسلامی نقطہ نظر — ۱۵ روپے

علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت کل ہند مجلس تعمیر ملت

مدینہ منشن، نارائن گوڑہ حیدرآباد ۲۹...۵۰۰ اس کے علاوہ شہر حیدرآباد کے ہر بڑے کتب فروش سے حاصل کر سکتے ہیں